روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | بدھ ۵ رمضان ۱۴۰۹ھ ، ۱۲ شہادت ۱۳۶۸ہش ، ۱۲ اپریل ۱۹۸۹ء | نمبر ۸۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے بے انتہاء فضلوں اور رحمتوں سے نوازتے ہوئے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور کامیابی و کامرانی سے حضور کا ہر دینی منصوبہ مکمل فرمائے۔

جماعتِ احمدیہ کی دوسری صدی کی پہلی اور مجموعی طور پر ستّرویں مجلس مشاورت کی روداد

سال گزشتہ کی مشاورت کے فیصلہ جات کی رپورٹ

قسط نمبر ۲

جماعت احمدیہ کی ۷۰ ویں مجلس مشاورت کا دوسرا اجلاس یکم شہادت ۱۳۶۸ ہش (یکم اپریل ۱۹۸۹ء) کو صبح ساڑھے نو بجے شروع ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے صدارت فرمائی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے کی۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب مجلس مشاورت نے دعا کرائی۔ بعد ازاں ایجنڈے کے مطابق تعمیل فیصلہ جات مجلس مشاورت سال گذشتہ کی رپورٹیں پیش کی گئیں۔ سب سے پہلے ناظر صاحب اصلاح و ارشاد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے رپورٹ پیش کی۔

۱۹۸۸ء کی مجلس مشاورت میں تجویز نمبر ۲ نماز جمعہ کی اہمیت احباب کو ذہن نشین کرانے اور جمعہ میں خواتین اور بچوں کو شامل کرنے کی تلقین کے بارے میں تھی۔ اس بارے میں مجلس شوریٰ نے امراء اضلاع کو توجہ دلائی کہ وہ نماز جمعہ کی پابندی کے بارے میں مختلف اقدامات کریں۔ ایسی جماعتوں کا جائزہ لیا جہاں نماز جمعہ نہیں ہوتی۔ نماز جمعہ کے بارے میں حضور کی کیسٹ یکم جنوری ۱۹۸۸ء گھر گھر میں سنائی جائے مقامی جماعتیں حسبِ حالات دو تین ماہ کے اندر ایک خصوصی دن منائیں جس میں جمعہ کی تلقین اور شمولیت کا خاص اہتمام کیا جائے۔

سال گذشتہ ۱۹۸۸ء کی تجویز نمبر ۳ بھی نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے تھی اس میں حضور کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اگست ۱۹۸۷ء کے حوالے سے بیوت الذکر میں صفائی کے اہتمام کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ مجلس مشاورت نے ہر جماعت کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد کو اس کام کے لئے ذمہ دار قرار دیا اور انکے ساتھ زعیم انصار اللہ اور قائد خدام الاحمدیہ کو شامل کیا۔

سال گذشتہ کی شوریٰ ۱۹۸۸ء کی تجویز نمبر ۶ نمازوں کی تلقین کے بارے میں حضور کے ارشادات کی تعمیل کی غرض سے پیش کی گئی تھی۔ حضور کا ارشاد تھا کہ ہر جماعت کی مجلسِ عاملہ ہر مہینہ ایک اجلاس نمازوں کے متعلق منعقد کرے۔ مجلس مشاورت نے اس بارے میں امراء اضلاع، امرائے حلقہ اور امرائے مقامی یا صدر صاحبان کی عاملہ کو اس طرف متوجہ کیا کہ اس بات کا خصوصی جائزہ لیں کہ تمام دوست نمازیں بیوت الذکر میں ادا کیا کریں۔

مجلس مشاورت ۱۹۸۸ء کے فیصلوں کی تعمیل میں نظارت اصلاح و ارشاد نے سرکلر خطوط لکھے، مربیان کی میٹنگز اور مرکزی نمائندگان کے دوروں میں ان امور کی طرف توجہ دلائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ بابت نماز فرمودہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۸ء شائع کردہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ حاصل کر کے جماعتوں کو بھجوایا گیا۔ بیوت الذکر کی صفائی اور سجاوٹ کے سلسلے میں خصوصی توجہ کی گئی۔ جشنِ تشکر کے ضمن میں بھی اسی طرح خصوصی توجہ رہی تھی۔ بیوت الذکر کو معیاری اور دیدہ زیب بنانے کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کی درخواست پر صدر انجمن احمدیہ نے ایک معقول رقم بطور گرانٹ جماعتوں کو دی۔

جمعہ کی نماز کے بارے میں نظارت نے جو کوائف منگوائے ان سے یہ خوش کن اور تسلی بخش اطلاع ملی کہ پاکستان کے ۴۵ اضلاع کی سینکڑوں جماعتوں میں سے صرف ۳۷ دیہاتی جماعتوں، جہاں دو دو تین تین گھرانے اور ناخواندہ افراد رہتے ہیں کو چھوڑ کر باقی تمام جماعتوں میں جمعہ کی نماز کا انتظام ہے۔ دورانِ سال نظارت اصلاح و ارشاد کے مربیان کی مساعی سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جمعہ کی نماز کی حاضری پر خوش کن اثر پڑا ہے۔ اور معتدبہ اضافہ ہوا۔ اس جائزے کے نتیجے میں پچاس ایسی جماعتیں سامنے آئیں جن میں جمعہ کی نماز میں عورتوں کا انتظام نہیں۔ انکے لئے مناسب اقدامات کئے جارہے ہیں۔ بیوت الذکر کی صفائی کے لئے سیکرٹری اصلاح وارشاد کی نگرانی میں کام کی طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ جس پر نظارت اصلاح و ارشاد کوشش جاری رکھے گی۔

جمعہ کی تلقین کے بارے میں حضور کی کیسٹ تمام مراکز پر سنائی گئی۔ آئندہ اس میں مزید کوشش جاری رکھی جائے گی۔ بعض اضلاع نے یوم جمعہ منایا اور کوشش کی کہ ہر فرد جماعت اس روز جمعہ میں شامل ہو۔ اس سلسلے میں بھی مساعی جاری رکھی جائے گی۔ اسی طرح نمازوں کی تلقین کا سلسلہ بھی مجالسِ عاملہ کے توسط سے جاری رکھا جائے گا۔

نظارت امورِ عامہ

ناظر صاحب امور عامہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے تعمیل فیصلہ جات مشاورت ۱۹۸۸ء کی رپورٹ پیش کی۔

گذشتہ سال کی مشاورت میں ایجنڈا کی تجویز نمبر ۷، لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے اس موضوع پر تھی کہ جس طرح قادیان میں مختلف صنعتیں قائم تھیں اسی طرح ربوہ میں بھی قائم کی جائیں تاکہ بے روزگاروں کو روزگار کے مواقع مل سکیں۔

مشاورت نے اس تجویز پر عملدرآمد کے لئے صدر انجمن کو ایک کمیٹی مقرر کرنے کو کہا۔ صدر انجمن نے ایک کمیٹی مقرر کی جو اس تجویز کے قابلِ عمل ہونے کے بارہ میں جائزہ لے اور اس کے بارے میں تفصیلی رپورٹ پیش کرے۔ اس کمیٹی میں مندرجہ ذیل احباب شامل تھے۔

۱۔ محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب صدر۔ ۲۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد۔ ۳۔ مکرم محمد عیسیٰ درد صاحب لاہور۔ ۴۔ مکرم ڈاکٹر محمد شفیق سہگل صاحب ملتان۔ ۵۔ مکرم ناظر صاحب امور عامہ سیکرٹری۔ بوجوہ اس کمیٹی کا اجلاس دوران سال نہیں ہوسکا۔ امید ہے کہ کمیٹی جلد ہی حالات کا جائزہ لے کر تجویز کی روح کو مدّنظر رکھتے ہوئے ربوہ میں بے روزگاری کے مسئلے کا جائزہ لے گی اور اس کے حل کے لئے مناسب سفارشات صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں پیش کرے گی۔

نظارت اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن)

تعمیلِ فیصلہ جات کی یہ رپورٹ ناظر صاحب اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب نے پیش کی۔

تحریک وقفِ عارضی کے بارے میں مشاورت ۱۹۸۸ء میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جماعتوں کو بار بار توجہ دلائی جائے۔ ائمہ جماعت کے ارشادات سے آگاہ کیا جائے۔ اس فیصلہ کی تعمیل میں نظارت ہذا نے ائمہ جماعت کے ارشادات اور اس مبارک تحریک کے فوائد پر مشتمل ایک کتابچہ بعنوان "تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کی اہمیت" قریباً ڈھائی ہزار کی تعداد میں طبع کروا کر مختلف جماعتوں کو بھجوایا۔ امرائے اضلاع اور مربیان کو ہر ماہ سرکلر بھجوائے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تحریک میں کافی پیش رفت ہوئی۔ گذشتہ سال شامل ہونے والوں کی تعداد ۴۳۰۹ کے مقابلے میں ۴۶۰۴ ہے۔ نیز حالیہ سال کی پہلی سہ ماہی میں یہ تعداد ۱۵۷۷

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲ر شہادت ۱۳۶۸ھش ۱۲ر اپریل ۱۹۸۹ء

تقویٰ کی نئی لہر

اس میں کچھ شک نہیں کہ دلوں میں نیکی اور تقویٰ کی لہریں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے پیدا کرتے ہیں لیکن ان لہروں سے کام لینا اور ان کے مطابق عمل کر کے نیکیوں میں اضافہ کرنا انسان کے اپنے ہاتھ میں ہے اسی لئے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بار بار اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جب بھی دل میں نیکی کی لہر پیدا ہو اسی وقت اس لہر کو غنیمت جان کر اس پر عمل کر لینا چاہیئے کون جانے پھر وہ لہر پیدا ہی نہ ہو۔ اور یہ ہر شخص کا تجربہ ہے کہ کئی ایسی باتیں ہیں جن کے متعلق انسان کفِ افسوس ملتا رہتا ہے کہ نیکی کا ایک موقعہ ملا بھی لیکن اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ غرضیکہ نیکی کے مواقع تو ملتے رہتے ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ کثرت سے ملتے رہتے ہیں لیکن یہ مواقع کام انہیں کے آتے ہیں جو ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو وقت ضائع کئے بغیر نیکی کا کام شروع کر دیتے ہیں۔

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ کے جملہ مقاصد کو احسن طریق پر پورا فرمائے) نے احمدیت کی دوسری صدی کے پہلے خطبہ میں فرمایا ہے کہ حضور پُرنور کو کامل یقین ہے کہ "اللہ تعالیٰ تقویٰ کی ایک نئی لہر اس صدی میں جاری فرمائے گا"۔ حضور کے اس ارشاد کے بعد ہم سب کا فرض ہے کہ ہر لمحہ اور ہر قدم پر اس انتظار میں رہیں کہ یہ لہر ہمارے دل میں کب اور کیسے اٹھتی ہے۔ اور پھر بغیر وقت کا ضیاع کئے اس لہر سے فائدہ اٹھالیں۔ اللہ تعالیٰ کے لہر جاری کرنے کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ ہم لوگ۔ یا دنیا کے باقی سب لوگ۔ از خود اس لہر سے متاثر ہو جائیں گے اور ہماری زندگیوں میں تقویٰ جھلکنے لگے گا۔ اور ہم تقویٰ میں ترقی کرنے لگیں گے۔ ہمیں کوشش کرنی پڑے گی اس لہر کا خیال رکھنا پڑے گا اور اسے اپنے اندر جذب کر لینے کے لئے ہمہ وقت اور ہمہ جہت مستعد رہنا پڑے گا۔ خدا کرے کہ ہم اس لہر سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔

گفتار ہو اچھی تو محبت کا ہے انداز
کردار ہو اچھا تو تصادم نہیں ہوتا
ٹھہراؤ سے جب بڑھتا ہے دریاؤں کا پانی
کتنی بھی روانی ہو تلاطم نہیں ہوتا

ـــ ابوالاقبال

"چند روز اور ـــ"

"چند روز اور مِری جان! فقط چند ہی روز"
چند روز اور بھی سہہ لو یہ غمِ دار و رسن
چند روز اور بھی بہنے دو مرا خون یہاں
چند روز اور لہو رنگ سہی جامۂ تن

ہو، مگر ہوگی کہاں تک یہ شبِ تار طویل
آخر کار اسی شب سے سحر پھوٹے گی
ٹوٹنے والی ہے اب ظلم کے زنداں کی فصیل
ہر جفا کیش کی زنجیرِ ستم ٹوٹے گی

ڈگمگائے رہِ تسلیم و رضا پر نہ قدم
اب کہ ہے خاتمۂ تلخیٔ حالات قریب
سامنے لشکرِ فرعون کے ہے موجۂ بحر
اک ذرا صبر کہ ہے روزِ مکافات قریب

دیکھنا ہے تو فقط جانبِ منزل دیکھو
اب جو منزل ہوئی اوجھل تو بھٹک جائیں گے
خارزاروں سے گزرنا ہے تو رُکنا کیسا!
آبلے پاؤں کے دیکھیں گے تو تھک جائیں گے

سالہا سال سہے ظلم سرِ راہِ وفا
چند روز اور سہی دل کی تپش جاں کا سوز
چند روز اور ذرا صبر کے ساتھ، عزم کے ساتھ
"چند روز اور مِری جان فقط چند ہی روز"

ـــ عبدالمنان ناہید

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آسامیاں خالی ہیں

(۱) آئی رجسٹرار ایک آسامی ـ گریڈ ۴۲۵۶ ـ ۱۶۸ ـ ۲۲۴۰
۵۰۰ روپے نان پریکٹس الاؤنس

(۲) سرجیکل " " ایضاً " "
(۳) اسسٹنٹ انسٹیتھسٹ ایضاً " "
(۴) ریڈیالوجسٹ " ایضاً ۵۰۴۰ ـ ۲۱۰ ـ ۲۹۴۰
(۵) پیتھالوجسٹ " گریڈ ۵۰۴۰ ـ ۲۱۰ ـ ۲۹۴۰
(۶) اپریشن روم اسسٹنٹ " " ۱۵۴۶ ـ ۳۶ ـ ۸۲۶
(۷) ڈینٹل ٹیکنیشن " " ۱۹۶۰ ـ ۴۹ ـ ۹۸۰

مرکزِ سلسلہ میں خدمت کرنے والے ڈاکٹر احباب کے لئے نادر موقع ہے کہ وہ جماعت کے اس مرکزی ہسپتال میں خدمت کر کے دین و دنیا میں اجر عظیم کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مستحق ہوں۔

ڈاکٹر عمرالدین صاحب سدھو ـ ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرائیکی، سندھی ثقافتی رشتے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالمگیر احمدیہ جماعت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت کی قیادت میں اللہ تعالےٰ کے احکام کو دنیا کی ہر زبان میں پیش کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے قرآن مجید کے تراجم اور احادیث کے اقتباسات دنیا کی مختلف زبانوں میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے کو اپنی زندگی کا مطمح نظر سمجھتے ہیں۔ پچاس کے قریب زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کا بیسواں حصہ موجودہ زمانے کی ضروریات سے تعلق رکھنے والی آیات کی صورت میں ایک سو اٹھارہ زبانوں میں شائع ہو چکا ہے۔ حدیث کا بھی اسی حجم کا مجموعہ ۱۱۸ زبانوں میں شائع ہو کر تقسیم ہو رہا ہے ان زبانوں میں سرائیکی زبان بھی شامل ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ زبانوں کا مطالعہ ادب کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ زبانیں سب سے پہلے تو اللہ تعالےٰ کے احکام کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے استعمال کی جانی چاہییں اور اس کے بعد انسانوں کے پیدا کردہ ادب میں ان کا جائز مقام انہیں ملنا چاہیئے۔

ہم سہ ماہی ادبیات میں سے "مہتاب راشدی صاحبہ کا مضمون" سرائیکی سندھی ثقافتی رشتے" قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے شائع کر رہے ہیں ادبیات اور مہتاب راشدی صاحبہ کے شکریہ کے ساتھ۔ (مدیر)

مطالعے اور مشاہدے سے ظاہر ہے کہ کسی ملک یا علاقے کی زبان اس ملک یا علاقے کے رہنے والے کسی قبیلے، قوم یا شہر کے نام کے ساتھ منسوب و موسوم ہوتی ہے اور وہاں کے باشندے اس زبان کو اسی نام سے پکارتے ہیں اور اسی منصوب عامہ کا شرف بخشتے ہیں پھر وہ نام خاص و عام میں ہر دلعزیزی حاصل کر کے شہرت کا مالک بن جاتا ہے۔

لیکن اس کے برعکس یہ بہت کم دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی زبان کا نام اس زبان سے ناواقف اور اجنبی لوگوں نے تجویز کیا ہو اور پھر اس نام نے اپنے اور پرائے میں یکساں مقبولیت اور شہرت حاصل کی۔

سرائیکی کے مختلف نام بیان کئے جاتے ہیں، بہاولپوری، ملتانی، ریاستی کے علاوہ جو نام بھی پاکستان کی مختلف زبانوں میں مشہور و مروج ہیں، وہ سب اسی قبیلے سے ہیں۔ اہل زبان ان ناموں سے ناآشنا سے ہیں، اور وہ نہیں جانتے کہ ان کی زبان کے یہ نام کیوں تجویز کئے گئے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اس زبان کے یہ اکثر نام مغربی پاکستان کی جن زبانوں میں مروج ہیں وہاں یہ زبان مروج ہے یا موجود ہے اور بولی جاتی ہے۔ کہیں ثانوی زبان کی حیثیت سے مکمل صحت کے ساتھ من و عن بولی جاتی ہے اور کہیں قدرے تغیر و تبدیلی کے ساتھ رائج ہے

پہلا نام "پنجابی ملتانی" زمانہ قدیم میں اس زبان کو امیر خسرو نے "پنجابی، ملتانی" لکھا۔ اکبر اعظم دربار کے رکن اعلیٰ ابوالفضل نے اسے "ملتانی" لکھا ہے۔ لیکن سندھ میں اس کا نام سرائیکی مشہور ہے اور دبار سندھی زبان کے بعد اسے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ سندھ کے مشہور بزرگ صوفی شاعر سچل سرمست کا ایک دیوان سرائیکی زبان میں ہے اور جس کی زبان خالص ملتانی اور بہاولپوری ہے۔

"ہندی، گجراتی"، کشمیر میں بھی یہ زبان مروج ہے اور کشمیر کے بعد اس زبان کو عوام میں ثانوی درجہ حاصل ہے۔ وہاں کے لوگ اسے "گجری"، یا ہندی گجری" زبان کہتے ہیں۔

"ہندکو" صوبہ سرحد اور اس کے آس پاس یہ زبان "ہندکو" کے نام سے مشہور ہے اور وہاں کی کچھ آبادی اس زبان میں گفتگو کرتی ہے۔

لہندا سرائیکی پنجاب کے ضلع لاہور سے مغرب کی سمت والے علاقے میں بولی جاتی ہے۔ لہندا کا مطلب ہے اترنا، غروب ہونا یعنی مغرب کی سمت۔

"ملتانی" تاریخی قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ آریہ قوم کے آنے والے کسی ابتدائی گروہ نے وادی سندھ کو فتح کیا۔ اور اس کے مشہور شہر ملتان کو پایہ تخت بنایا اور ایک زبان بھی ساتھ لائے جو حکومت وقت کی زبان ہونے کی وجہ سے ملتان اور سندھ کے دیگر ماتحت صوبہ جات میں مروج ہو کر دفتری اور سرکاری زبان بنی۔ خدا جانے اس وقت اس زبان کا کیا نام ہوگا۔ لیکن چونکہ اس زمانے کا صدر مقام ملتان تھا اس لئے یہ زبان اپنی انتہائی عروج کو پہنچ کر عوام میں "ملتانی" کے نام سے موسوم ہوئی اور جب بہاولپور کی حکومتوں نے اس کی سرپرستی کی تو یہ زبان "بہاولپوری" بھی کہلانے لگی۔ یہ دونوں شہر اس زبان کے مرکز ہیں اس لئے اہل زبان ان دونوں شہروں سے اپنی زبان کو نسبت دے کر "ملتانی" اور بہاولپوری" کہتے ہیں۔

سرائیکی: ملتان کی قدامت کو مورخین و محققین، دورِ جدید کی انتہائی ترقی کے باوجود بھی سالوں اور صدیوں کے پیمانے سے نہیں ناپ سکے اور نہ ہی اس کے ساتھ زبان کی ابتداء کے متعلق کوئی روشنی ڈال سکے۔ بعض اسے قدیم باشندوں کی زبان کی شاخ کہتے ہیں اور بعض اسے آریوں سے قبل کی اقوام یعنی "دراوڑوں" اور "اسوریوں" کی قدیم زبان گردانتے ہیں۔

ہماری تاریخ اگرچہ اس دعوے کی تصدیق یا تردید سے قاصر ہے مگر اس زبان کے لوک گیت، لوک ناچ، لوک کہانیاں اور روایتوں سے اس ساخت و انداز سے اس کی قدامت کا پتہ چلتا ہے دنیا کی قدیم زبانوں سنسکرت، عربی اور فارسی کی طرح یہ زبان بھی بہت پرانی ہے اور ذخیرۂ الفاظ شائستگی، فصاحت و بلاغت اور دیگر لسانی خوبیوں کے اعتبار سے ان زبانوں کی طرح متمول و سرمایہ دار ہے۔

سندھی زبان سے اس کا تعلق اور اشتراک بہت گہرا ہے بلکہ ان دونوں میں یگانگتِ نسبی، وحدتِ خاندانی کے بے شمار شواہد موجود ہیں۔

مورخین نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کے سندھ پر حملہ آور ہونے کے وقت سندھ میں برہمن راج قائم تھا اور سلطنتِ سندھ کی حدیں مشرق کی طرف سے کشمیر مغرب کی طرف سے مکران، جنوب کی طرف سے بحیرۂ ہند اور شمال کی طرف سے کوہ ہائے کیرون و کیکان تک پھیلی ہوئی تھیں۔

قدیم زمانے میں وادی سندھ کی زرخیزی، شادابی، بیرونی حملہ آوروں کے لئے مقناطیسیت کا اثر رکھتی تھی، اس کی خوشحالی کے افسانے سن کر وقتاً" فوقتاً" ہزاروں حملہ آور گروہ در گروہ یہاں روانہ ہوئے۔ اصل آبادی کو مغلوب کر کے پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف دھکیلتے رہے برہمنوں کے تسلط سے بہت پہلے ایسے ہر کسی گروہ نے سندھ کے مرکزی شہر ملتان پر حملہ کیا اور وادیٔ سندھ میں قدم جما کر ملتان کو اپنا پایہ تخت بنایا۔ ہر طرح کی ترقی و عروج میں ملتانیوں کا ستارۂ اقبال جب عروج پر پہنچا تو ان کی تہذیب شاہی تہذیب کہلانے لگی اور ان کی زبان نے قدیم سندھ میں اور اس کے قرب و جوار میں کلام الملوک کا درجہ اختیار کیا۔ سندھ کے خاص و عام نے اسے اپنایا اور اپنی اولاد کو اس زبان میں تعلیم و تربیت دینا باعثِ فخر خیال کرنے لگے۔ یہ سرِ اقتدار طبقہ حکام و تجار، سفرا، جاگیردار اور آباد کار اشراف کی حیثیت میں مملکت کے دور دراز علاقوں میں رہائش اختیار کر کے مقامی باشندوں کو اپنی زبان سے روشناس کرانے اور اپنی علمی و ادبی قابلیت سے زبان کا پرچار کرنے لگے۔

ایک طویل عرصے کے بعد زمانے نے کروٹ لی اقتدار ملتانیوں کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ سندھ پر مغربی علاقے کے سندھیوں نے غلبہ پایا۔ ملتان کے بجائے دیبل سندھ کا پایہ تخت قرار پایا۔ پھر بھی کافی عرصے تک سرکاری زبان حسب سابق "ملتانی" رہی اور صوبہ جات سندھ میں ایک مدت تک حکومت کے عمال بھی اپنی صلاحیت اور تجربہ کاری کی بناء پر ملتانی ہی مقرر کئے جاتے رہے۔ سندھیوں کے زمانہ اقتدار میں چونکہ سندھی کی بجائے سرائیکی کو اقتدار و وقار حاصل تھا اس لئے بعد میں سندھ کے شعراء و ادیب سندھی کے ساتھ سرائیکی میں بھی لکھنا باعث عزت و شہرت خیال کرنے لگے۔ آج جبکہ صدیوں کی دھول بیٹھ چکی ہے سن و سال اپنے اندر بے پناہ تبدیلیاں لا کر جا چکے ہیں۔ لیکن تاریخ کے چھوڑے ہوئے نقوش اب بھی زندہ ہیں۔ گزرے ہوئے وقت کو باقی رکھتے ہوئے سندھ میں آج بھی کتنی ایسی قومیں آباد ہیں جن کی زبان "سرائیکی" ہے جو آج بھی ان کے گھروں میں بولی جاتی ہے بلکہ سر گریرسن نے تو یہ لکھا ہے کہ:-

"سندھ میں کئی اقوام ایسی ہیں
جو اصل میں بلوچ ہیں مگر ان
کی زبان سرائیکی ہے۔ یہ مختلف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گردہ سندھ کے مختلف علاقوں میں بستے ہیں۔ خاص طور پر شکار پور، جیکب آباد، حیدر آباد کے آس پاس سرائیکی عام طور پر بولی جاتی ہے اور سمجھی جاتی ہے۔"

اور اگر سندھ کی زبان کے ساتھ ثقافت کا بھی باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ سرائیکی کے ساتھ دیرینہ تعلق ہونے کی بناء پر کتنے ہی ایسے محاورے جو اصطلاحاً گفتگو اور تحریر میں استعمال ہوتے ہیں۔ جو ویسے ہیں تو سرائیکی زبان کے لیکن اب سندھی ادب کا حصہ بن چکے ہیں اور بڑی آسانی سے انہیں سمجھا جا سکتا ہے مثلاً۔

(۱) آپيڻ گھوٽ تہ نشا تيوَ ٽي۔

(۲) آپ نہ پالي۔ پالي ڏون۔

(۳) آپ ڪي تہ جگ ڪي۔

(۴) کيتي سر سيتي۔

نہ صرف یہ محاورے ہر زبان و بیان کی زینت ہیں بلکہ سندھی شاعری کا ایک بڑا حصہ، سرائیکی شاعری پر مشتمل ہے۔ سندھی کے صوفی شعراء اور کلاسیکی شعراء میں سے بڑے بڑے ناموں نے اپنے اشعار سرائیکی میں کہے ہیں جو آج بھی مقبول عام و خاص ہیں اور سندھی فنکار انہیں اتنے ہی پیار و عقیدت اور مہارت سے گاتے ہیں۔ سندھی صوفی شعراء میں حضرت سچل سرمستؒ کا جو مقام ہے اس سے ہم سب واقف ہیں۔ سچل سائیں کا تو ایک پورا دیوان ہی ان کی سرائیکی شاعری پر مشتمل ہے۔

سندھ کے پہلے مرثیہ گو شاعر سید ثابت علی شاہ نے بھی کافی شاعری سرائیکی زبان میں کی۔ ان کے علاوہ روحل، فقیر، مراد فقیر، حمل فقیر، بیدل، بیکس، بڈھل فقیر، رکھیل شاہ چند ایسے نام ہیں جو باوجود اس کے کہ خالص سندھی شعراء تھے۔ مگر ان کی بیشتر تخلیق سرائیکی اشعار پر مشتمل ہے۔ اسی طرح خالص سرائیکی شعراء کا کلام بھی سندھ میں اتنا ہی مشہور اور مقبول ہے کہ سندھی کافیوں کے ساتھ ساتھ خواجہ غلام فرید اور بابا بلھے شاہ کی کافیوں کا سننا لازم و ملزوم ہو گیا ہے یہی وجہ ہے کہ آج سندھ کا کوئی فنکار جب پنجاب آکر سرائیکی کافی سناتا ہے تو اسے نہ کوئی اجنبیت محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی جھجک کہ سرائیکی کلام گانا ان کا روز کا معمول ہے۔

بہرحال یہ بات ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ سندھی زبان و ادب اور ثقافت پر سرائیکی کے ایسے گہرے نقوش ثبت ہیں جو اب سندھی ادب و ثقافت کا حصہ بن چکے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ سرائیکی زبان اپنی قدرتی دلکشی کی وجہ سے اپنے اندر یہ قدرت رکھتی ہے کہ لوگوں کے ہونٹوں کو چھوتی ہوئی دلوں میں اتر جاتی اور پھر ان کے جسم و جان کا حصہ بن کر تہذیب و ثقافت کا ایک حصہ بن جائے۔

افکارِ معاصرین

ایران برطانیہ سفارتی تعلقات انقطاع کا فیصلہ

ایرانی پارلیمنٹ نے بھاری اکثریت سے ایک بل منظور کر کے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ برطانیہ کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات منقطع کرے اس بل کی اس بارہ رکنی شوریٰ نے بھی منظوری دے دی ہے جسے آیت اللہ خمینی کی جانب سے تشکیل دیا گیا تھا اس کے ساتھ ہی ایک ترمیم کے ذریعے برطانیہ کو ایک ہفتہ کی مہلت بھی دی گئی ہے کہ وہ سلمان رشدی کے رسوائے زمانہ ناول کی اشاعت پر اپنا مؤقف تبدیل کر کے ناول کے متن کی مذمت کرے برطانیہ کے ساتھ ایران کے تعلقات میں پہلے بھی کوئی گرمجوشی باقی نہیں رہ گئی تھی لیکن سلمان رشدی کی شیطانی کتاب کے بارے میں ایران نے جو جاندار موقف اختیار کیا ہے اور اسلامی ممالک کی طرف سے جس طرح ایران کی حمایت کی گئی ہے اس سے مغربی ممالک کو یہ اندازہ کر لینا چاہیئے کہ ناموس رسالتؐ کا تحفظ مسلمانوں کے ایمان کا جزو اعظم ہے اور وہ حضورؐ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ لاریب حقوق انسانی اور آزادی اظہار کی بھی کچھ حدود و قیود متعین کرنی پڑتی ہیں۔ برطانوی قانون میں اگر چرچ آف انگلینڈ کے تحفظ کی ضمانت دی جا سکتی ہے تو بانیان مذاہب کی عزت و حرمت کے تحفظ کا قانون کیوں نہیں بنایا جا سکتا اور پھر برطانیہ میں تو لاکھوں مسلمان بھی آباد ہیں اگر برطانوی آئین اپنے ایک بر خود غلط شہری کے تحفظ کے لئے اتنا آگے تک جانے کو تیار ہے تو اسے اپنے ملک میں بسنے والے لاکھوں مسلمانوں اور کرۂ ارض پر پھیلے ہوئے کروڑوں فدایان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا بھی کوئی پاس کرنا چاہیئے۔ روزنامہ جنگ مورخہ ۲ مارچ ۱۹۸۹ء

جہاد افغانستان کے آئندہ مرحلے

(خلیل ملک)

صلاح الدین ایوبی جہاں اس حوالہ سے بہت عظیم ہے کہ اس نے خارجی جارحیت کا منہ موڑ دیا، وہاں وہ اسی حوالے سے ناکام بھی ہے کہ وہ اپنی درویشی و سادگی کے باوجود سلطانی و ملوکیت کو ختم کر کے خلافت کے ادارے کو بحال نہ کر سکا۔ وہی ناکامی بعد میں اس کے وارثوں کی ناکامی بن گئی۔ صلاح الدین کی طرح اورنگ زیب عالمگیر بھی خارجی کامیابیوں اور داخلی ناکامیوں سے نہ بچ سکے۔

اورنگ زیب کی ہندوستان میں اسلام کے دشمنوں کے خلاف عسکری جدوجہد کا یہ عالم رہا کہ پیر سالی میں دو معاونوں کے سہارے کھڑے فوج کی قیادت کرتے تھے لیکن وہ مغل ملوکیت کو ختم نہ کر سکے۔ سب سے بڑی عبادت اور تبدیلی یہی ہے کہ آپ انسانوں کو انسان کے تسلط سے نکال کر اللہ کی حاکمیت میں دے دیں۔ یہ بزرگ اپنے تمام دیگر کارناموں کے باوجود وہ کارنامہ نہ کر سکے جو بنیادی کارنامہ ہو سکتا تھا وہ یہ کر لیتے تو آج تاریخ مختلف ہوتی۔

جنرل ضیاء الحق بھی اسی ناکامی سے دوچار ہوئے۔ انہوں نے جو کچھ کیا اس کا اجر اللہ سبحان تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ وہاں ہیں جہاں ہماری تعریف و توصیف یا مذمت ان کے درجات میں کسی کمی بیشی کا باعث نہیں بن سکتی۔

جنرل صاحب کے سیاسی وارثوں کو چاہیئے کہ وہ جنرل صاحب کو اپنے اقتدار کے استحکام کے لئے استعمال کرنے کی بجائے، اس مشن کی تکمیل کے لئے استعمال کریں جس کا آغاز جنرل صاحب نے اپنے دور میں کیا تھا اس کے لئے تمام اسلامی قوتوں کو ملک میں دعوت و تبلیغ کی ایک مثالی تحریک کا آغاز کرنا چاہیئے وہ جب بھی یہ کریں گے وہ دنیا ان کے پیچھے پیچھے بھاگے گی جس کے پیچھے وہ اب بھاگنے میں مصروف ہیں۔

میرے آقا خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلا حیل و حجت تصدیق کرنے والوں کا دنیا و آخرت میں مقام ہی اور ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جناب بلال حبشیؓ تک ایک ایک فرد کا مقام و مرتبہ گواہی دے رہا ہے کہ

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اسلامی اتحاد کی قوتوں کو نہ صرف خود صدیقیت میں آگے بڑھنا چاہیئے بلکہ پیپلز پارٹی کو بھی اس کی دعوت دینی چاہیئے۔ پاکستان میں بنیادی مسئلہ جنرل ضیاء الحق مرحوم و مغفور سے وفا کا نہیں، بلکہ اس ہستی سے وفا کا ہے جس کے در پر وہ بار بار دو زانو ہوتے اور بلک بلک کر راہنمائی کی التجا کرتے تھے۔ پاکستان اور افغانستان کی قیادت، صدیقیت میں جس درجہ آگے بڑھتی چلی جائے گی، دنیا میں سربلند و سرفراز ہوتی چلی جائے گی ورنہ اب تک کسے گورباچوف یا ریگن بچا سکے جواب بش یا گورباچوف بچالیں گے......؟

روزنامہ جنگ ۲ مارچ ۱۹۸۹ء

غیر سیاسی باتیں

عبدالقادر حسن

یوں تو ہر حکمران بنیادی طور پر کمزور اور خوفزدہ ہوتا ہے اقتدار صرف دوسروں کو طاقتور نظر آتا ہے خود صاحب اقتدار سکیورٹی اور محفوظ پناہ گاہوں کی تلاش میں رہتا ہے۔ لیکن ہمارے موجودہ حکمران حکومت میں آنے سے پہلے بھی اتنے زیادہ طاقتور نہیں ہوتے۔ ضیاء الحق کو خدا نے اٹھا لیا۔ مطلق اقتدار کی ایک داستان مشیتِ ایزدی سے ختم ہوئی تو ورق الٹا اور نئی کہانی کے آغاز کی نوبت آئی۔ الیکشن ہوئے مگر ووٹ توقع سے بہت کم ملے۔ اتنے نہ تھے کہ اقتدار بلا شرکت غیرے مل سکتا۔ لیکن مہربانی ہوئی نامزد کیا گیا اور اکثریت مل گئی۔

اب مشکل کا آغاز ہوتا ہے کہ ایک صوبے کا وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم کا معمول کا استقبال کرنے پر تیار نہیں ہے۔ ایک اور صوبے کا وزیر اعلیٰ اتنا ہنر ہے کہ اسے

باقی! صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

استنبول کی تعمیرِ جدید

کوئی آپ سے یہ کہے کہ فلاں شہر میں دس ہزار عمارتیں تباہ کردی گئیں تو آپ کیا سوچیں گے۔

آپ سوچیں گے کہ کیا واقعی دس ہزار عمارتیں تباہ کردی گئیں۔ آپ تباہ کرنے کے عمل پر غور کریں گے۔ کہ تباہ کس طرح کردی گئیں اور کیوں کردی گئیں۔ ٹھیک ہے جہاں دس ہزار عمارتوں کے متعلق کہا جائے کہ تباہ کردی گئیں وہاں یہ باتیں سوچنے پر آدمی مجبور ہو جاتا ہے۔ استنبول میں گزشتہ پانچ سالوں میں دس ہزار عمارتیں منہدم کردی گئیں۔ ان کے باسیوں کو کسی اور جگہ پر رہنے کے لئے جگہ دی گئی اور دیگر تمام انتظامات جو ان کی وہاں رہائش کے لئے ضروری تھے کئے گئے۔ ان دس ہزار عمارتوں کے گرائے جانے سے چار لاکھ انسانوں کو دوسری جگہ پر لے جا کر بسانا پڑا۔ ان عمارتوں میں ۶۲۰ فیکٹریاں بھی شامل تھیں استنبول کے میئر ڈالان نہایت فخر سے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ گذشتہ پانچ سال میں دس ہزار عمارتیں منہدم کی گئی ہیں۔ دراصل جب کسی چیز کو مٹایا اس لئے جائے کہ اس کے مٹائے جانے سے ایک بہتر چیز پیدا ہوگی۔ تو یقیناً اس چیز کے مٹائے جانے کا افسوس نہیں ہوتا۔ میئر ڈالان کا کہنا ہے کہ یہ ساری عمارتیں اس لئے گرائی گئیں کہ استنبول کو دوبارہ تعمیر کیا جائے۔ کہتے ہیں کہ جب سے ترکی کے وزیر اعظم ترگت اوزال نے وزارت عظمیٰ کا چارج سنبھالا ہے۔ ایسی جدت پسندیاں خاصی عام ہو گئی ہیں۔ اور ترکی کے بہت سے مقامات نہایت خوبصورت اور اہمیت کے حامل بن گئے ہیں۔ دس لاکھ نئے مکان تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ جن کی تعمیر کیلئے ترکی کی حکومت خاص مدد دے رہی ہے۔ وہاں پر سڑکوں کا انتظام بھی بہتر ہوگا۔ اور پانی کا نکاس بھی پہلے سے زیادہ شاندار۔ پچاس ہزار افراد کے لئے یہ سارے انتظامات نہایت اہتمام کے ساتھ کئے جا رہے ہیں۔

میئر ڈالان تو کوشش کر ہی رہے ہیں۔ لیکن لوگوں نے ان کی طرف دیکھ کر انفرادی کوششوں سے بھی بہت کچھ کیا ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ میونسپلٹی کے علاوہ دوسرے شعبوں نے بھی خاصا کام کیا ہے۔ آج سے پانچ سال قبل وہاں کی ٹیلیفون سروس کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ لیکن اب بات بالکل بدل چکی ہے یہ ساری سکیم میئر ڈالان کے ذہن کی پیداوار ہے۔ وہاں کی ایک حکومتی سیاسی کلب کے انچارج کا کہنا ہے کہ (Byzantine Empire) بازنطینی ایمپائر کے پرانے شہروں کو دوبارہ زندہ کیا جا رہا ہے۔ یہ شہر تین ہزار سال پرانا ہے اور اب اگر اس کی سڑکیں دیکھی جائیں تو نہایت خوش کن نظارہ پیش کرتی ہیں۔

میئر ڈالان کے نقاد کہتے ہیں کہ یہ کوئی امریکی صحرا نہیں ہے یہ ایک شہر ہے جسے وہ اپنی مرضی سے عوام الناس سے پوچھے بغیر ایک بادشاہ کی طرح جس طرح چاہتے ہیں تباہ کر رہے ہیں۔ ڈالان کا کہنا ہے کہ اگر شہر کو نیا روپ دینا ہے تو یہ بات لازمی ہے کہ لوگوں کو ایک جگہ سے اٹھا کر پہلے دوسری جگہ بٹھایا جائے اب اس کی آبادی ستر لاکھ ہو گئی ہے اور یہ اتنا گنجان ہو گیا ہے کہ اس کو دوبارہ تعمیر کرنا نہایت ضروری ہے اب اس شہر میں سبزی کی نئی منڈیاں نظر آنے لگی ہیں۔ ایک بہت بڑا بس سٹیشن ہے اور پانی کے نکاس کا نظام ہے۔

آج سے پانچ سو سال قبل سے لے کر اب تک ان تمام باتوں کی طرف توجہ نہیں دی گئی تھی۔ یہ ساری تعمیر نو ورلڈ بنک کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ بہت سی ایسی جگہیں جہاں پر گندی منڈی دکانوں کے ذریعے کاروبار کیا جا رہا تھا۔ اب بچوں کے لئے پارک بنا دی گئی ہیں۔ دراصل یہ ساری باتیں اس طرح ممکن ہوئی ہیں کہ استنبول کی میونسپلٹی کو خاصی حد تک مالی معاملات میں آزاد کر دیا گیا ہے یہ خود بھی روپیہ اکٹھا کر سکتے ہیں۔ اور باہر سے بھی قرضے لے سکتے ہیں۔

وزیر اعظم اوزال اور میئر ڈالان بہت آگے تک سوچ رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وہاں پر ایک اولمپک سٹیڈیم بھی بنایا جائے تاکہ وہ سال ۲۰۰۰ء میں اولمپک گیمز منعقد کروا سکیں۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ ایک ایسا خواب ہے جس میں استنبول کی عظمتِ رفتہ واپس آ رہی ہے اور یہ یورپ اور مشرق وسطیٰ کے درمیان ایک پل کی حیثیت اختیار کر رہا ہے۔ بہرحال استنبول اب اپنے نئے روپ میں سامنے آ رہا ہے۔

بقیہ! مجلس مشاورت

ہے جو حوصلہ افزا ہے۔

نظارت زراعت

نظارت زراعت کی رپورٹ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ سال گذشتہ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب نائب ناظر زراعت نے پیش کی۔

سال گذشتہ کی مشاورت میں تجویز یہ تھی کہ نظارتِ زراعت احمدی کاشتکاروں کو ترقی یافتہ اور معیاری بیج فراہم کرے۔ اور ہر فصل کے بارے میں معلومات مہیا کرے اور اس سلسلے میں مختلف سرکلرز اور ہدایت نامے جاری کرے۔ اس پر چونکہ عمل ممکن نہیں تھا لیکن حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے ماتحت کہ جس قدر نظارت زراعت کے بس میں ہو اس قدر بیج اور کرم کش ادویات مہیا کی جائیں۔ چنانچہ نظارت زراعت نے سال کے دوران زمیندار اور کاشتکار احباب کو بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے فصلوں اور بیجوں کے بارے میں نئی نئی معلومات فراہم کیں۔ اخبار الفضل اور ضمیمہ جات میں دس مختلف نوٹس شائع کروائے گئے۔

اعلیٰ قسم کا بیج فراہم کرنے کی تفصیل یہ ہے۔

چاول باسمتی ۳۸۵ ۴۰۰ کلوگرام،
کپاس نایاب ۷۸، سم ۷۰ اور ایس ۱۲ ۲۶۴۰ کلوگرام،
یوربی رایا ۹۰ کلوگرام،
گندم پاک ۸۵ — ۴۰ کلوگرام،
پنجاب ۸۵ — ۴۰ کلوگرام،
شالیمار ۱۰ کلوگرام،
سدا بہار چارہ ۱۰ کلوگرام،
نیا باجرہ ۵ کلوگرام،
سبزیات موسم گرما ۱۳۱ پیکٹ،
موسم سرما ۷۰ ـ پیکٹ
پھلدار پودے برائے باغات
مٹھا ۱۵ ـ فیوٹرل ارلی ۷۵ ـ
ریڈ بلڈ مالٹا ۱۲۰ ـ امرود ۱۶۵ ـ
کنو ۱۶ ـ گریپ فروٹ ۸ ـ چائنا لیمن ۶ ـ

کیڑوں کے متعلق معلومات اور ادویات برائے انسداد بتائی گئیں۔ بعض ادویات خرید کروائی گئیں۔ گندم اور چاول کو محفوظ رکھنے کے لئے تقریباً ایک ہزار گولیاں فروخت کی گئیں۔

دارالضیافت دفتر انصاراللہ اور وقف جدید کے پلاٹس میں ڈھاکہ گراس لگوانے کا انتظام کروایا گیا۔

وکالتِ دیوان

وکالتِ دیوان کی رپورٹ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ سال گذشتہ وکیل الدیوان مکرم چوہدری سمیع اللہ سیال صاحب نے پیش کی۔

سال گذشتہ کی شوریٰ میں تجویز نمبر ۱۱ وقفِ نو کے بارے میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کو احباب جماعت تک پہنچانے اور توجہ دلانے کے بارے میں تھی۔

اس ضمن میں مختلف اضلاع میں ذمہ دار دوستوں کے تعین کے ضمن میں رابطہ کیا گیا چنانچہ ۳۱ اضلاع نے اپنی جماعتوں میں ایسے ممبران کے تعین کی اطلاع دی۔ حضور کی کیسٹ دربارہ وقفِ نو سنانے کا اہتمام کیا گیا۔ حضور کے خطبہ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کی تین ہزار کاپیاں چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوا دی گئیں۔ جماعتوں کو اس ضمن میں تین ہزار سات سو ۵۴ چٹھیاں لکھی گئیں۔ اور بار بار بذریعہ سرکلر توجہ دلائی جاتی رہی۔ وقفِ نو کے کوائف فارم تیار کر کے والدین کو کوائف معلوم کرنے کیلئے بھجوائے گئے۔ ذیلی تنظیموں سے رابطہ قائم کیا گیا۔ مربیان کو ۲۸۸ خطوط لکھے گئے۔ مقامی رسائل میں حضور کے خطبہ کے چیدہ چیدہ نکات اشاعت کی غرض سے ۱۸ مرتبہ بھجوائے گئے۔

خدا کے فضل و کرم سے مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۸۹ء تک وقفِ نو میں شامل بچوں کی تعداد ۱۸۵۲ ہو گئی ہے۔ واقفینِ نو کی جسمانی اور روحانی تربیت کے لئے مکرم وکیل اعلیٰ صاحب نے ایک کمیٹی مقرر فرمائی۔ جس کی سفارشات کا انتظار ہے۔

(جاری ہے)

چند بزرگوں کا ذکر خیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب

شہر لدھیانہ سے ۲۲ میل پر قصبہ سمرالہ تحصیل کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اکبر کے عہد میں یہاں پر مغل گورنر کا صدر مقام تھا۔ سمرالہ سے آگے قصبہ ماچھی واڑہ ہے جہاں سکھوں کے نویں گرو نے دو مسلمان بھائیوں کے گھر پناہ لیکر اپنی جان بچائی تھی۔ انہوں نے گرو صاحب کو مسلمان فقیروں جیسے کپڑے پہنا کر اور اوچ کے پیر صاحب ظاہر کر دیا۔

اسی مردم خیز قصبہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب کے بھی چند مخلص مرید رہا کرتے تھے یعنی۔

۱۔ سید محمد شاہ صاحب پرشین ٹیچر گورنمنٹ سکول سمرالہ (بڑے بھائی)
۲۔ سید عبدالہادی صاحب ریلوے اوورسیئر (چھوٹے بھائی)
۳۔ حکیم محمد عبداللہ صاحب
۴۔ حافظ امام دین صاحب
۵۔ ماسٹر مامون خان صاحب

۱۹۳۰ء میں میرے والد چودھری نعمت اللہ گوہر سمرالہ ڈی پی سکول میں سیکنڈ ماسٹر تھے۔ ایک دن حکیم محمد عبداللہ صاحب تشریف لائے۔ فرماتے لگے کہ قادیان جا رہا ہوں کوئی کام ہو تو بتائیں۔ والد صاحب نے میرے نام ایک خط لکھ کر اور دو روپے بھی دیئے کہ میرے بیٹے کو دے دیں۔

حکیم صاحب مجھے تلاش کرتے ہوئے آئے۔ تھوڑی دیر بیٹھ کر فرمایا کہ تمہارے ابا نے یہ رقعہ دیا ہے۔ میں نے وہ کھول کر پڑھا اور ایک طرف رکھ دیا۔ حکیم صاحب نے جیب سے نکال کر مجھے چار روپے اور چند آنے دیئے کہ یہ تمہارے لئے ہیں۔

میں نے حیران ہو کر کہا کہ خط میں تو دو روپے کا ذکر ہے۔ یہ آپ زائد کیوں دے رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جب میں سمرالہ سے چلنے لگا۔ بس کے چلنے میں ذرا وقفہ تھا تو میں نے سوچا کہ کیوں نہ ان روپوں سے کچھ تجارت کروں۔ چنانچہ میں نے سخت گرم موسم کے پیش نظر پنکھے خرید لئے۔ کچھ تو میں نے بس کی سواریوں میں فروخت کر دیئے اور باقی ماندہ لدھیانہ سے امرتسر پہنچنے تک فروخت کر دیئے۔ جو حاصل ہوا وہ تم کو دیتا ہوں۔ میں نے بہت کہا کہ یہ آپ لے لیں مگر وہ سلام کر کے رخصت ہو گئے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت اقدس نے اپنی کتاب ازالہ اوہام طبع اول کے صفحہ ۸۰۰ پر سید عبدالہادی صاحب کو جو سرٹیفکیٹ دیا ہے قابل رشک ہے۔ اور ماسٹر مامون خان صاحب پر میں نے تفصیل سے لکھا ہے اور اسی میں گنگا بشن آریہ کو جو سزا قدرت نے دی کا بھی ذکر ہے۔ ملاحظہ ہو رسالہ خالد ماہ ستمبر ۱۹۷۳ء

ملکی تقسیم کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں قائم ہوا۔ نہ کوئی سامان نہ کتابیں۔ اساتذہ اور طلباء چٹائیوں پر بیٹھ کر زبانی تعلیم دی جاتی تھی۔ مارچ ۱۹۴۸ء میں میٹرک کا امتحان ہوا تو ہمارے سات لڑکے شریک ہوئے۔ جب نتیجہ نکلا تو ہمارے ساتوں طلباء فرسٹ ڈویژن میں اعلیٰ نمبر لیکر کامیاب ہوئے اور ہمارے حریف اسلامیہ ہائی سکول کا نتیجہ ۳۳٪ نکلا۔

ایک دن ڈویژنل انسپکٹر تعلیمات مع اپنے عملہ کے یکایک آگئے۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر نے اپنی ضروریات اور مشکلات کا ذکر کیا۔ مگر ہمارا میٹرک کا نتیجہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

انسپکٹر صاحب نے دریافت کیا کہ آپکے ہاں دینیات کا کیا بندوبست ہے؟ ہیڈ ماسٹر صاحب نے ایک لڑکا پرائمری کا ایک مڈل کا اور ایک میٹرک کا بلوایا اور ناظرہ ترجمے سے اور ہلکی تشریح سے قرآن مجید سنایا وہ بہت خوش ہوئے۔ مگر وہ حیران تھا کہ یہ کیسے ممکن ہے تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے بتلایا کہ قادیان سے ایک قاعدہ یسرنا القرآن شائع ہوا ہے اسکی مدد سے یہ بالکل ممکن ہے۔

انسپکٹر صاحب کہنے لگے کہ اگر قاعدہ یسرنا القرآن کی کچھ کاپیاں ان کو مل جائیں تو وہ اپنے آبائی وطن کے سکول (ڈیرہ غازی خان میں کوئی دور افتادہ گاؤں) میں اسے جاری کر دیں۔ ان کو پچاس قاعدے دیئے گئے۔

جاتے ہوئے وہ ہمارے سکول کے لئے ایک معقول رقم گرانٹ کی اور ۱۰ مہاجر طلباء کے لئے وظائف دینے کا وعدہ کر گئے۔

کچھ دنوں بعد انسپکٹر صاحب کے دفتر سے سرکاری طور پر اطلاع ملی کہ فلاں تاریخ کو آکر گرانٹ اور وظائف کی رقم وصول کر لیں۔ چنانچہ یہ خاکسار اور محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب رقم وصول کرنے کے لئے ملتان گئے اور چودھری محمد حسین صاحب کے بڑے بیٹے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو تمام دنیا جانتی اور مانتی ہے) ہیڈ کلرک انسپکٹر تعلیمات کے مکان پر ٹھہرے۔ عشاء کی نماز کے بعد چودھری صاحب اندرون خانہ تشریف لے گئے اور ہم دونوں مردانہ حصہ میں سو گئے۔

آدھی رات کے وقت چودھری صاحب موصوف نے ہمکو جگایا اور فرمایا کہ میں ایک ضروری کام کے لئے کہیں جا رہا ہوں۔ آپ اندر سے دروازہ بند کر کے سو جائیں۔

چودھری صاحب جب اپنے دفتر کے قریب پہونچے تو اندر مدھم سی روشنی نظر آئی۔ معلوم ہوا کہ دو بدقماش آدمی دفتر کا تالہ توڑ کر سیف کو کھولنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

باہر روشنی دیکھ کر اور چودھری صاحب کو دیکھ کر وہ بھاگ گئے اور اپنے ایک دو ہتھیار بھی وہیں چھوڑ گئے۔

چودھری صاحب نے دفتر میں بیٹھ کر علاقہ کے تھانیدار کو اطلاع دی جو چند سپاہیوں کو لے کر آگئے۔ یہ طے پایا کہ اس سیف کے اندر جو آہنی صندوقچہ ہے اُسے تھانہ میں بطور امانت رکھ دیا جائے۔ اگلے دن وہاں سے رقم واپس لے کر مستحقین میں تقسیم کر دی گئی۔

چونکہ چودھری محمد حسین صاحب نہایت نیک متقی اور پرہیزگار شخص تھے۔ خدا تعالیٰ نے انکے دل میں القاء کیا کہ فوراً دفتر جائیں اور وہ وقت پر پہونچ گئے۔ وگرنہ ہماری رقم کے علاوہ ملتان ڈویژن کے سکولوں کی رقم ضائع ہو جاتی۔

اس طرح خدا تعالےٰ نے اپنے بندے کو عظیم صدمے سے بچا لیا۔

بقیہ: افکار معاصرین

کسی بڑے چھوٹے کی پرواہ نہیں ہے۔ ایک اور صوبے کا وزیر اعلیٰ اپنے ہی صوبے کے شہروں سے عملاً محروم ہے اور اس کی قلمرو دیہات تک محدود ہے صرف چوتھے صوبے میں حالت قدرے بہتر ہے۔ خود صاحبہ اقتدار وزیر اعظم صاحبہ جہاں قیام پذیر ہیں یعنی راولپنڈی وہ نواز شریف کی صوبے داری میں شامل ہے چھوٹی بڑی تفصیلات اور ادھر ادھر کے لطیفے جو اس اقتدار سے منسوب ہیں سب ہمارے سیاستدانوں کی کہانی سناتے ہیں۔ وہی پرانی حماقتیں اور ناعاقبت اندیشیاں جو ان سے پہلے والوں کے اقتدار کو ہضم کر گئیں اور وہ عبرت کی داستانیں بن گئے۔

بظاہر صورتحال سخت الجھی ہوئی پریشان کن اور بے حد خطرناک دکھائی دیتی ہے۔ اور پاکستانی پریشان ہو کر ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ ہم نے ووٹ اقتدار کی اس بے معنی جنگ کے لئے دیئے تھے یا جمہوریت کی بحالی کیلئے۔ آخر چھوٹو کول کی ان لڑائیوں اور عوامی تقریروں سے ہم کب تک دل بہلا سکتے ہیں جبکہ ہمارے مسائل جوں کے توں موجود ہیں۔

روزنامہ جنگ ۲ مارچ ۱۹۸۹ء

ایک احمدی نوجوان پر قاتلانہ حملہ

مورخہ ۸/۳/۸۹ بوقت سوا نو بجے شب محلہ مصطفےٰ آباد حلقہ کریم نگر فیصل آباد کے ایک احمدی نوجوان مکرم ظہیر احمد صاحب پسر نور دین صاحب فوٹو گرافر کو ایک شرپسند آدمی نے خنجر کے پے در پے دو تین وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ ظہیر احمد صاحب محلہ کی ایک دکان سے سودا خرید کر واپس گھر آ رہے تھے جب وہ ایک چوک میں پہنچے تو ظہیر احمد صاحب نے اس آدمی کو دیکھا کہ وہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف نہایت گندے الفاظ میں لکھے ہوئے پوسٹر احمدیوں کے گھروں پر لگا رہا تھا۔ ظہیر احمد صاحب نے اُسے پوسٹر لگانے سے منع کیا جس پر اُس نے ظہیر احمد صاحب پر خنجر کے وار کر دیئے۔ ظہیر احمد صاحب کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں پر وہ تاحال زیر علاج اور اب انکی حالت اچھی ہے۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ظہیر احمد صاحب کو جلد اور مکمل شفاء عطا فرمائے۔ اور زخموں کی مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

حافظ محمد اکرم حنیف
سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ فیصل آباد

بڑوں کا ادب کرنے سے شعور میں جلاء پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ جلاء ذہن کو تیز کرتی ہے۔ اور ذہن کی تیزی معاشرہ میں کامیابی کے قریب سے قریب تر لے آتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۶۸۹۳:- میں محمد نواز ولد چوہدری احمد خان قوم جٹ کنگ پیشہ مزدوری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنگ چنن ضلع گجرات حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) دس ایکڑ زرعی زمین اور ایک رہائشی مکان جس کے شرعی وارث دو بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ DM 320 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد نواز ولد چوہدری احمد خان کنگ چنن ضلع گجرات حال مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری عابد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹورکن مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر۲۔ منیر احمد صاحب مغربی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۶۸۹۴:- میں جمیلہ بیگم زوجہ مختار احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال کالونی فیصل آباد حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۲۵۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۱۰ ماشے۔ اس وقت مجھے مبلغ DM 350/- ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ جمیلہ بیگم مغربی جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱۔ مختار احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ میاں عبدالسلام مغربی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۶۸۹۵:- میں افضال احمد عابد ولد چوہدری منیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹنڈو غلام علی ضلع بدین حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۰-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ رہائشی پلاٹ (۱۴۴ [illegible]) واقع طاہر آباد برقبہ ۵ مرلہ مالیتی دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ DM ۱۳۰۰/- ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- افضال احمد عابد ولد چوہدری منیر احمد ساکن ٹنڈو غلام علی ضلع بدین حال مغربی جرمنی گواہ شد نمبر۱۔ طاہر احمد ولد منیر احمد مغربی جرمنی گواہ شد نمبر۲۔ مبشر احمد ولد عنایت اللہ صاحب مغربی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۶۸۹۶:- میں قیصرہ عابد زوجہ افضال احمد عابد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۰-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیورات طلائی وزنی ۲۵ گرام مالیتی ۹۳۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۱۵۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ DM ۳۵۰/- ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- قیصرہ عابد زوجہ افضال احمد عابد کوٹ احمدیہ ضلع بدین حال مغربی جرمنی گواہ شد نمبر۱:- افضال احمد عابد مسل نمبر ۲۶۸۹۵- خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ طاہر احمد ولد منیر احمد مغربی جرمنی۔

مسل نمبر ۲۶۸۹۷:- میں حسن عیسیٰ بیرے ولد رمضان عیسیٰ بیرے قوم موسگا پیشہ تعلیم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن یوگنڈا حال ناصر ہوسٹل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۰-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ حسن عیسیٰ بیرے ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ ملک غلام نبی وصیت نمبر ۱۹۹۶۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ بشارت احمد ناصر وصیت نمبر ۲۴۲۲۷۔

مسل نمبر ۲۶۸۹۸:- میں زبیدہ بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ [illegible] کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰/- روپے (۲) طلائی کڑے ۳½ تولے مالیتی ۹½ ہزار روپے (۳) طلائی چوڑیاں ۵ تولہ مالیتی ۱۵ ہزار روپے (۴) طلائی لاکٹ وزنی ۱½ تولہ مالیتی ۴½ ہزار روپے (۵) طلائی بالیاں ۹ ماشہ مالیتی ۲½ ہزار روپے (۶) انگوٹھی طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی تین ہزار روپے (۷) ناک کی کیل مالیتی ایک سو روپے (۸) پلاٹ قطعہ ۳۲/ع دارالیمن برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ زبیدہ بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب ۷/۱ دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مرزا بشیر احمد ولد [illegible] مرزا محمد دین صاحب ۱۳/۱ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد حنیف صاحب سیکرٹری مال دارالصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۶۸۹۹:- میں طیبہ صدیقہ بنت رشید الدین صاحب قوم جٹ ہنجرا پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/2 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۸۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) طلائی لاکٹ وزنی 2½ تولہ مالیتی پانچ ہزار روپے (۲) گھڑی مالیتی 2½ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ طیبہ صدیقہ بنت چوہدری رشید الدین 22/2 دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ رشید الدین والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ سلیم الدین برادر موصیہ

" رسالہ قواعد وصیت کی تقسیم امراء اضلاع کے ذریعہ کی جارہی ہے اس لیے اپنی جماعت کے موصیان و موصیات کی تعداد کے مطابق قواعد اپنے امیر صاحب ضلع سے حاصل فرمالیں اور بعد تقسیم موصیوں سے دستخط حاصل کر کے فہرست دفتر وصیت کو بھجوادیں۔ شکریہ۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم تحریروں کی حفاظت

محترم خواجہ غلام نبی صاحب جو ایک لمبے عرصہ تک الفضل کے ایڈیٹر رہے اپنی خودنوشت سوانح عمری میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی ایک تحریر جو محترم خواجہ صاحب کے لئے داد و تحسین اور حوصلہ افزائی کا درجہ رکھتی تھی۔ ۱۹۴۷ء میں قادیان سے پاکستان اپنی فیملی کو بھجواتے وقت اس نے انہیں نہ دی کہ خود ساتھ لے کر جائیں گے۔ لیکن جب خود وہاں سے آئے تو وہ تحریر ضائع ہو ہو چکی تھی جس کا مدت العمر انہیں افسوس رہا ہے بھی افسوس کی بات۔ مجھے خیال آیا کہ یہ واقعہ (یا حادثہ) کسی اور سے بھی پیش آسکتا ہے۔

ایسی تحریروں کو محفوظ کرنے کا احسن طریق یہ ہے کہ آپ ہمیں فوٹو سٹیٹ کی صورت میں بھجوادیں ہم اسے الفضل میں شائع کر دیں گے اور یوں یہ تحریریں محفوظ ہو جائیں گی۔ پہل میں کرتا ہوں۔ مجھے حال ہی میں حضور انور نے نہایت پیار و محبت اور شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے تحریر فرمایا "آپ کا دور ادارت درخشندہ دور ہے"

حضور انور کا یہ خط ۲۲-۲-۸۹ کا ہے۔ میں کوشش تو یہ کروں گا کہ یہ مکتوب گرامی مرے پاس محفوظ رہے بلکہ مری آئندہ نسلوں کے پاس بھی محفوظ رہے لیکن اگر خدانخواستہ کسی حادثہ کی وجہ سے یہ خط ضائع ہو جائے تو الفضل میں اس کا ریکارڈ موجود رہے گا

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے پنشنران صاحبان مندرجہ ذیل کوائف دفتر ہذا کو مہیا فرما دیں۔ اگر کسی پنشنر کی طرف سے ایک ماہ کے اندر اندر کوائف نہ ملے تو انہیں پنشن و مراعات نہ دی جاسکیں گی۔ کوائف درج ذیل ہیں۔

۱۔ نام پنشنر و مکمل پتہ۔

۲۔ زیر کفالت افراد کی تفصیل جس میں نام۔ عمر۔ پنشنر کا رشتہ معہ تصدیق پریذیڈنٹ حلقہ۔

۳۔ زیر کفالت میں بیوی بچوں کے علاوہ اور کوئی رشتہ دار شامل نہ کیا جائے نیز بچوں میں برسر روزگار اور شادی شدہ بھی شامل نہ ہو سکے گا۔ امید ہے جلد از جلد یہ کوائف بھجوا کر اپنے حقوق کا تحفظ فرمائیں گے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

> قرآن شریف میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انسان کو دھوکا دے۔ حضرت بانی سلسلہ

امتحانات میٹرک کے بعد بیکار نہ رہیئے!

ہنر سیکھئے

الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز کے کم مدت کورسز میں داخلہ شروع ہے۔
امتحان فنی تعلیمی بورڈ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ پیشہ وارانہ کالجوں میں داخلہ اور سرکاری ملازمتوں کیلئے اس کورس کے ۵ نمبر میرٹ میں شامل کئے جاتے ہیں۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (منظور شدہ) رحمت شرقی ب ربوہ فون ۵۹۲

بے بی گروتھ کورس

BABY GROWTH COURSE

ایک ماہ کی ادویات کا کورس قیمت : ۲۵/-
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون : سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷ : ۶۰۶ : ۶۶۱

خبریں

★ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو ۲۴ر مئی سے ۲۷ر مئی تک ترکی کا دورہ کریں گی۔ اس کے بعد محترمہ بینظیر بھٹو جون اور جولائی میں فرانس اور برطانیہ اور امریکہ کا دورہ کریں گی۔ ان دوروں کی تاریخیں طے کی جا رہی ہیں۔

★ کراچی کے لانڈھی کے علاقہ میں دو سکوٹر سواروں کی اندھا دھند فائرنگ سے بس سٹاپ پر کھڑا ایک شخص عالم شیر نامی ہلاک ہو گیا۔ فائرنگ کے بعد ملزم قریبی گلیوں میں روپوش ہو گئے۔ فائرنگ سے علاقہ کے مکینوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ پولیس نے نامعلوم ملزموں کی تلاش شروع کر دی ہے۔

★ دفتر خارجہ کے ترجمان نے اخباری نمائندوں کے سوالات کے جوابات میں کہا کہ اگر کابل حکومت نے سلامتی کونسل کی طرف رجوع کیا تو پاکستان سلامتی کونسل میں کابل حکومت کے لگائے گئے الزامات کا مؤثر جواب دے گا۔

★ کابل حکومت کے ایک ترجمان نے ایک سکڈ میزائل کے اتفاقیہ طور پر پاکستانی علاقے میں گرنے کے ضمن میں کہا ہے کہ پاکستان افغان علاقے میں کھلم کھلا مداخلت کر رہا ہے۔ اس لئے اس سے معذرت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

★ سوویت رہنما گورباچوف نے امریکہ کے صدر بش کو سوویٹ آبدوز کے ڈوبنے کے بارے میں مطلع کرتے ہوئے کہا آبدوز میں کسی دھماکے یا تابکاری پھیلنے کا کوئی اندیشہ نہیں۔

★ عوامی نیشنل پارٹی کے صدر خان عبدالولی خان نے چین کے لیڈر ژاؤ زیانگ کے نام ایک خط میں ان کی توجہ افغانستان میں امن کی بحالی افغانستان کی صورتِ حال کو بہتر بنانے اور جنیوا سمجھوتے کے مطابق وسیع البنیاد حکومت کے قیام میں مدد دینے کی طرف مبذول کرائی ہے۔

●۔ تربیلا اور منگلا میں پانی کی سطح گر گئی ہے جس کے باعث اپریل میں ۵۰ میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی۔ اگلے ۶ یا ۸ ہفتوں میں تربیلا سے بجلی کی فراہمی میں مزید کمی کا امکان ہے۔

●۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور مہاجر قومی موومنٹ کی مشترکہ امن کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ امن کمیٹیوں کے ارکان اصل مجرموں کی نشاندہی کریں گے۔ اور پرامن ماحول کو فروغ دینے کی کوششوں میں رکاوٹ بننے والوں کے خلاف انتظامیہ کو کارروائی تجویز کریں گے۔

●۔ روس کی ریاست جارجیا کے دارالحکومت میں روس سے علیحدگی کے مطالبے پر مظاہروں میں ایک لاکھ افراد نے حصہ لیا۔ سرکاری فوجوں اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں میں سولہ افراد مارے گئے اور ایک سو سے زیادہ افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع دی گئی ہے۔

مظاہروں میں شدت کے دوران ایک مرحلے پر پانچ چھ ٹینک مظاہرین پر چڑھ دوڑے۔ جس سے بہت سے لوگ زخمی ہو گئے۔

●۔ روسی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان جینوا معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے جنوب مغربی ایشیا کے لئے ناقابل یقین خطرات پیدا کر رہا ہے پاکستان کے جارحانہ اقدامات روس کے لئے تشویش کا باعث بن رہے ہیں

●۔ خواتین کے ۳ لاکھ ڈالر ٹینس ٹورنامنٹ میں گذشتہ روز دنیا کی نویں نمبر کی کھلاڑی نٹالیا زویریوا چیمپئن مارٹینا نیورا ٹیلووا کو شکست دے کر فائنل میں پہنچ گئی ہیں۔ اور اب ان کا مقابلہ سٹیفی گراف سے ہو گا۔

●۔ بیجنگ سے ۲۵ کلومیٹر دور موٹینگو سپورٹس سینٹر میں گذشتہ روز پتنگ بازی کا بین الاقوامی میلہ شروع ہو گیا۔ اس میلے میں ۴۰ پتنگ بازوں کی ۵۶ ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔ میلے کے افتتاح کے موقع پر ۳۰ ہزار شائقین موجود تھے۔